Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۔ وفا ۱۳۵۱ ہش ۔ ۷ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۵۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۶ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں اور قبل ازیں موصول ہونے والی اطلاع کے بموجب حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۶ وفا - حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔

محترم صوبیدار عبدالمنان صاحب لاہور میں لمبا عرصہ علاج کرانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لیکن تاحال بیمار ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطاء فرمائے۔ (آمین)

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

ربوہ میں موسلا دھار بارش

ربوہ - ۶ وفا - کل یہاں سوا چار بجے شام سے مغرب تک وقفہ وقفہ سے موسلا دھار بارش ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ اس کی وجہ سے گرمی کی شدت یکدم ختم ہوگئی، اور موسم وقتی طور پر خوشگوار ہوگیا۔ آج صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور دھوپ چھاؤں کی کیفیت ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی جائز لذات کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى کی رو سے تنعم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے

"نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذات اور شہوات جو کہ جائز ہیں اُن کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے۔ جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر پڑتا ہے ورنہ یہ لذات دنیا کی اس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکے والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دم دلا دیتے ہیں اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تاکہ اسکی پچھلی تھکان دُور ہو جاوے۔ تو انبیاءؑ نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا۔ اگر خدا کا فضل انکی دستگیری نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتے۔ . . . مگر انبیاء کا یہ دستور نہ تھا کہ اس میں منہمک ہو جاتے۔ انہماک بے شک ایک زہر ہے۔ ایک بدقماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کھلتیں۔ جو خدا کے لئے قدم اُٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ تنعم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی گناہ نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے، چوری نہ کرے، بلکہ جائز امور میں حدِ اعتدال سے نہ بڑھے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک اور قابل تقلید مثال

جماعت احمدیہ پر خداوند کریم جو بے حد و حساب احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ افراد جماعت اسکی رضاء کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے اور اپنے قدم کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ گاہے گاہے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والوں کی قابل تقلید مثالوں کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ آج ایسی ہی ایک اور مثال پیش ہے۔

مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب جنرل منیجر بنول شوگر مل سرائے نورنگ نے دو ہزار کا وعدہ کیا تھا جو سو فیصدی پورا کر دیا۔ اب انہوں نے اسے بڑھا کر پانچ ہزار کر دیا ہے۔ اور صف اول میں شامل ہو گئے ہیں اور پھر سو فیصد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: عبدالحی ایم۔ اے ؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ر وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت اور اس کی حقیقی رُوح

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خالصۃً اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس طرح اُسکی پیدائش کا مقصد صرف اور صرف عبادت کو قرار دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ وہ کلیۃً خالص عبادت ہو یعنی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی نیت سے کی جائے۔ اُس میں بجز اطاعتِ الٰہی کے کسی اور غرض مثلاً انعام یا نفع وغیرہ کا لالچ نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے حکم دیا:-

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ (الزمر آیت ۳)

(اے رسول!) تُو اطاعت کو اللہ کیلئے خالص کرتے ہوئے اُسکی عبادت کر۔

اس آیت میں بظاہر تو مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کیا گیا ہے لیکن فی الاصل آپؐ کے ذریعہ خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم پوری اُمّت کو دیا گیا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار اِس حکم کا اعلان کرنے کا حکم دیا تاکہ افرادِ اُمّت بھی آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خالص اطاعتِ الٰہی کی نیت سے اللہ کی عبادت کرنے والے بنیں اور کسی اَور غرض کو درمیان میں نہ آنے دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الزمر آیت ۱۲، ۱۳)

(یعنی اے رسول!) تُو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کردوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت بجز اطاعتِ الٰہی کے اَور کسی غرض کے ماتحت نہیں ہونی چاہیئے۔ اِس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو اِس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی بڑے بڑے انعاموں کا جن میں جنّت اور اس کی نعماء بھی شامل ہیں وعدہ دیا ہے لیکن ان انعاموں کا وعدہ اس کے فضل کا نتیجہ ہے نہ کہ عبادت کا بدلہ۔ ورنہ جہاں تک عبادت کا تعلق ہے اس کا بجز اطاعتِ الٰہی کی نیت کے ہر قسم کی اغراض اور انعامات کے لالچ وغیرہ سے بالا ہونا ضروری ہے۔ عبادت تو خالق کا حق ہے مخلوق پر۔ اس حق کا عسر و یسر، تنگی و فراخی، مرادیابی و نامرادی ہر صورت اور ہر حال میں ادا کرنا فرض ہے۔ اب اگر کوئی شخص جنّت کے لالچ میں یا کسی دنیوی فائدہ کے خیال سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو وہ ہرگز بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت گزار یعنی اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنیوالا شمار نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ الٰہی کی بجائے کسی اَور نیت یا غرض سے عبادت کرنیوالوں کی قرآن مجید میں مذمت کی ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں رہتے ہیں چنانچہ فرمایا:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ (الحج آیت ۱۲)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت صرف بددلی سے کرتے ہیں پس اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ اس عبادت پر خوش ہوجاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنے مُنہ کی سیدھ لوٹ جاتے ہیں۔ وہ دنیا میں بھی گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اور یہی کھلا کھلا گھاٹا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نمازیوں پر ویل کیا ہے اور ان کیلئے ہلاکت کی خبر دی ہے جو عبادت کو خالق کا حق سمجھ کر نمازیں نہیں پڑھتے، وہ یُوں تو نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں غفلت اور سُستی کا شکار ہوتے ہیں لیکن دکھاوے اور نمائش کے طور پر نماز پڑھتے ہیں تاکہ وہ نمازی اور عبادت گزار شمار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (الماعون آیات ۵ تا ۸)

اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو (یوں تو) اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ لیکن صرف دکھاوے کے طور پر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وہ اپنے گھروں کے معمولی سامان تک کے دینے سے (اپنے نفسوں اور دوسروں کو) روکتے رہتے ہیں۔

سو گویا ایسے لوگوں کی نماز جو اطاعت کو اللہ کے لئے خاص کرنے کی بجائے بعض دیگر اغراض کے ماتحت نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز اُن کے لئے دوزخ کی کلید ثابت ہوتی ہے۔ بہرحال ان سب آیات سے واضح ہے کہ عبادت کا خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیت سے ادا کرنا ضروری ہے۔ کسی قسم کی اغراض کو خواہ ان کا تعلق اس دُنیا کے فائدہ سے ہو یا اگلے جہان کے فائدہ سے درمیان میں لانے سے عبادت کی غرض ہرگز پوری نہیں ہوتی بلکہ ایسی عبادت دنیا اور آخرت میں خسرانِ مبین میں مبتلا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کی رُو سے اطاعت کو تمام تر اللہ کے لئے خاص کرتے ہوئے حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانے اور اس طرح اطاعت گزاری میں بھی اُمّت کے لئے اسوۂ حسنہ پیش کرنے کا حکم دیا تھا اسلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح رُوح اور صحیح جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانے کا ایسا شاندار اور بے نظیر نمونہ پیش فرمایا کہ خود خدائے ذوالعرش نے آپؐ کو دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

(اے رسول!) تو یہ اعلان کردے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے زیادہ فرمانبردار ہوں۔

پس عبادت کو اس رنگ میں بجالانا ضروری ہے کہ بجز اطاعت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کے کوئی اَور غرض درمیان میں نہ ہو حتیٰ کہ دُنیا کی خوشحالی تو رہی ایک طرف جنّت کے حصول کی نیت بھی عبادت کی رُوح کے منافی ہے۔ یہ دوسرا امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ کے حکم پر عمل پیرا ہونے والوں کو اس دنیا میں بھی اور اُس جہان میں بھی بڑے بڑے انعاموں سے نوازتا ہے اور ضرور نوازتا ہے۔ لیکن عبادت کو دُنیا کی خوش حالی اور آخرت کی آسودگی کی شرطوں سے مشروط کرنا ہرگز بھی جائز نہیں ہے۔ یہ چیز عبادت کی رُوح کو ختم کرکے انسان کو انعام کی بجائے اُلٹا سزا اور خسرانِ مبین کا مستحق بنا دیتی ہے اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔

عبادت میں یہ کیفیت کہ وہ ہر قسم کی اغراض سے بالا ہوکر خالصۃً اطاعتِ الٰہی کی نیت سے کی جائے اُس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ انسان میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبتِ ذاتی کا وصف پیدا نہ ہو۔ یعنی وہ ہر قسم کی اغراض اور نفع و نقصان کے خیال سے بالا ہوکر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی خاطر ہر دُکھ، ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ہر بلا اور ہر آفت کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک واضح اور بیّن علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر محبت اللہ تعالیٰ سے ہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝ (بقرہ آیت ۱۶۶)

یعنی جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

پس مومنوں پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی شدید محبت کا تعلق پیدا کرکے محبت ذاتیہ الٰہیہ کے اس بے مثل تعلق کے زیر اثر اُس کی عبادت بجالائیں اور بجز اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے اور کسی غرض کو درمیان میں نہ آنے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17

نظافت ـــــــ صفائی و پاکیزگی

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

لفظ نظافت صفائی اور پاکیزگی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ظاہری صفائی کا اثر ان کے اخلاق و عادات پر نمایاں ہوتا ہے اور صحت انسانی پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے صفائی اور نظافت کی بڑی ہی تاکید کی ہے چنانچہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اور آپ کی وساطت سے تمام مومنوں کو یہ تاکیدی حکم ہے:

وثیابک فطھر

اپنے کپڑوں کو صاف کر

(المدثر)

والرجز فاھجر

گندگی کو اپنے سے دور کر

(المدثر)

حج کے ضمن میں فرمایا:

ثم لیقضوا تفثھم

(الحج)

پھر ان کو چاہیے کہ اپنی میل کچیل اور گندگی کو دور کریں۔

پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ صفائی پسند اشخاص سے خاص محبت کرتا ہے جیسے فرمایا

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔

(البقرہ)

خدا تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور صفائی کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے۔

ان قرآنی ارشادات کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاں خود ظاہری صفائی میں نمونہ تھے وہاں آپ نے نظافت کے متعلق مختلف مواقع پر تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں چنانچہ آپ کی ان ہدایات کا تعلق ظاہری صفائی غسل کرنے، کپڑے دانتوں اور بالوں وغیرہ سے ہے۔

آپ نے جسم کی عمومی صفائی کے لئے بلکہ جسم کے ہر عضو کی نشاندہی کر کے اس کی صفائی کے لئے تاکیدی انداز میں توجہ دلائی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ نظیف ویحب النظافۃ

خدا تعالےٰ بے حد پاک اور نظیف ہے اس لئے وہ نظافت (صفائی) کو پسند کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفائی اور نظافت کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے الطھور شطر الایمان

صاف ستھرا رہنا ایمان کا نصف حصہ ہے

(۲)

صفائی اور نظافت سے مراد ہرگز نمائشی زیبائش نہیں اور نہ ہی ایسی آرائش اور زیبائش جس میں تکلف اور تصنع کا شائبہ ہو۔ بلکہ ان قرآنی ارشادات اور فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ نظافت نہ صرف ایک فطرتی امر ہے جو معمولی توجہ سے ہو سکتی ہے بلکہ اپنے اندر اعتدال کو لئے ہوئے ہے اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ انسانی فطرت یہی تقاضا کرتی ہے کہ اس کا جسم صاف ہو، کپڑے صاف ہوں اس کا گھر بھی صاف ہو اور مسجد بھی صاف ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی صفائی کے متعلق تاکیدی ارشاد یوں فرمایا ہے لولا اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل صلوۃ

اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

لفظ مسواک علی وزن مفعال ہے جو اسم آلہ کا وزن ہے اور جس کے معنے ہیں ایسی چیز جو دانتوں کی صفائی کے لئے بنائی گئی ہے۔

اطباء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ دانت ان کی صحت کے محافظ ہیں۔ جو غذا کھاتے ہیں اگر وہ گندے دانتوں سے چبائی جائے اور گندے منہ میں ڈالی جائے تو یقیناً اچھی غذا بھی گندی غذا بن کر اندر جائے گی جو ہمارے معدے کو متعفن کرے گی، اگر دانت مسواک سے صاف نہ کئے جائیں تو یہ دانتوں سے دشمنی ہے۔ مسواک نہ کرنے سے دانتوں میں ایک مہلک بو پیدا ہو جاتی ہے اور یہی بو بعد میں پائیوریا بیماری کو جنم دیتی ہے۔

اور یہ وہ خطرناک اور موذی مرض ہے جس کا علاج دانت نکلوا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مسواک کے فوائد پر خطبہ دیا جس میں اس امر کی تلقین کی گئی کہ مسواک بلغم کے اخراج کے لئے بڑی ہی مفید چیز ہے نیز فرمایا

السواک مطھرۃ للفم

ومرضاۃ للرب

مسواک کرنا منہ کی صفائی کا باعث ہے اور خدا تعالےٰ کی رضا کا باعث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتب میں آتا ہے کہ وفات سے پہلے آپ نے مسواک کی۔ حضرت عائشہؓ نے اس مسواک کو نرم کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی۔ موجودہ تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے کہ حضور کا یہ ارشاد قیام صحت کے لئے بہت ہی اہم ہے اور دانتوں کی صفائی ان کے لئے بہت ضروری ہے اگر دانت صاف نہیں ہیں تو صحت بھی خراب ہے۔ معدہ بھی خراب ہے اور غذا کے اندر زہریلے جراثیم موجود ہیں

(۳)

نماز سے پہلے وضو کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے دربار میں بالکل صاف اور نظیف پیش ہو اور وضو اصل آدھا غسل ہے۔ اگر انسان کے اعضاء پر کسی قسم کی گندگی یا غبار ہے تو وضو سے صاف ہو جاتی ہے اور ان کو غیر معمولی بشاشت محسوس کرتا ہے۔ صفائی کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خمس من الفطرۃ

الختان والاستحداد

وتقلیم الاظفار

ونتف الابط وقص

الشارب

پانچ امور فطرتی ہیں۔ ۱۔ ختنہ کرانا ۲۔ زیر ناف بال استرے سے صاف کرنا ۳۔ ناخنوں کا کٹوانا ۴۔ بغلوں کے بال صاف کرانا ۵۔ مونچھوں اور بھوں کو ترشوانا

یہ سب جسم کے اعضاء اور حصے اگر صاف نہ کئے جائیں تو انسانی جسم میں جراثیم پیدا ہو جائیں جو مہلک نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔

اگر ناخنوں کو مناسب رنگ میں نہ کٹوایا جائے تو ناخنوں میں میل اور گندگی جمع ہو کر بیماریوں کا باعث ہو جاتی ہے اور انسان کو کھانا کھاتے وقت خود گھن آتی ہے۔ بغلوں کے بال بڑھ جانے سے جلد میں ایک قسم کا زہر پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی بو دماغ پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہے۔ جس شخص کی ناک کی حس تیز ہو اس بو سے اس کا سر چکرانے لگ جاتا ہے ناف کے زیریں بال اور بغلوں کے بال کی صفائی سے مقصود حیوان اور انسان میں امتیاز اور فرق بھی پیدا کرنا ہے اور جسم کو گندگی اور نجاست سے صاف کرنا ہے اگر مونچھیں بڑی ہوں کھانا کھاتے اور پانی پیتے وقت ایک طبعی روک بن جاتی ہیں مونچھیں گندی ہو جاتی ہیں جو بہت ہی معیوب ہے۔

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جسم کو ہر قسم کی گندگی اور بو سے بچانے کے لئے عطر کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔

حبب الی الطیب

خوشبو کی محبت میرے دل میں پیدا کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں تو آپ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی سنت عطر لگانا بھی ہے خوشبو سے دل کو فرحت ہوتی ہے اور انسان غیر معمولی بشاشت محسوس کرتا ہے اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے سب سے بڑھ کر اس سے پاکیزگی اور نظافت حاصل ہوتی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو دیکھا ایک کے بال بکھرے ہوئے تھے اور دوسرے کے کپڑے میلے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد میں مذکور ہے۔

رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا راسہ شعث فقال اما وجد ھذا ما یسکن بہ شعرہ ورای اخر علیہ ثیاب وسخۃ فقال اما کان ھذا یجد ماء یغسل بہ ثوبہ (ابوداؤد)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے فرمایا کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے بال سنوار لے ایک اور شخص کو دیکھا اس کے کپڑے میلے تھے فرمایا کیا اسے پانی نہیں ملتا کہ اپنے کپڑے دھوئے۔

(۴)

ایک مسلمان پانچ وقت نماز کی ادائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اسلام کے اس رکن کی ادائیگی کا فلسفہ باہمی اتحاد و تعاون ہے لسانی اور علاقائی تعصب کی خلیج پر قدغن ہے مساوات اور باہمی مواسات وقت کی پابندی روح اور جسم کی صفائی اور پاکیزگی بھی ہے مگر افسوس صد افسوس کہ آج بعض جگہ مساجد کی صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

من اخرج اذی من المسجد بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔

(ابن ماجہ تطہیر المساجد)

جو شخص مسجد سے گندگی نکالیگا اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس ارشاد نبوی کا یہ تقاضا ہے کہ ہر فرزند اسلام کے دل میں مسجد کی صفائی کا عملی احساس پیدا ہو آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد

(ابو داؤد)

مجھ پر میری امت کے وہ امور پیش کئے گئے جن کی بناء پر اجر ملتا ہے یہاں تک وہ تنکا اور کوڑا بھی جو کسی نے مسجد سے باہر پھینکا ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص جو مسجد میں باقاعدہ جھاڑو دیا کرتا تھا اس کا انتقال ہوگیا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسجد میں نہ دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتلایا گیا کہ اس کا تو انتقال ہوگیا ہے حضور نے فرمایا تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

نثار حسین نے لکھا ہے کہ صحابہ نے اغلباً یہ خیال کیا تھا کہ اس معمولی آدمی کے لئے حضور کو کیوں اطلاع دی جائے مگر آنحضرتؐ کی نگاہ میں اس کی بڑی وقعت تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا صفائی اور نظافت کے ضمن میں آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

من اکل ثوماً او بصلاً فلیعتزلنا او فلیعتزل مسجدنا۔

جو بھی لہسن یا پیاز کھائے اس کو چاہیئے کہ وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اس کی وجہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی۔

فان الملئکۃ تتاذی مما تتاذی الانس

(مشکوٰۃ)

فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسان کو اذیت ہوتی ہے

الغرض انسانی صحت کے بنیادی اصولوں میں نظافت ایک اہم امر ہے اس سے غیر معمولی بشاشت حاصل ہوتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور طبیعت خوشگوار رہتی ہے۔ انسانی فطرت چونکہ نظافت کا تقاضا کرتی ہے اسلئے اسلام نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۳ ضلع ملتان کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کے کاروبار میں بھی برکت ڈالے۔ آمین

۲۔ مکرم کیپٹن مرزا منور احمد صاحب ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب اپنے نکاح کی خوشی میں یکصد روپیہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کرتے ہوئے ملتجی ہیں کہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو بابرکت اور قرب الٰہی کا موجب بنائے آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ میرے دوست اقبال پرویز کار ہیں ملازمت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ملازمت عطا فرمائے۔ آمین۔

(غلام احمد میاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لائلپور)

بقیہ داستان صفحہ

خواب کی تعبیر بھی پوچھیں۔ میں انشاء اللہ ضرور جلسہ سالانہ پر ربوہ جاؤں گی اور ان کی مرید ہوں گی"۔

بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لے کر روحانی برکات سے بہرہ ور ہوں۔

واقفینِ وقف عارضی کے تاثرات

محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں شمولیت کرنے والے احباب اپنے کام کی رپورٹیں حضور کی خدمت میں بھجواتے ہیں ان میں ضمناً ایسے تاثرات کا بھی ذکر آجاتا ہے جن سے تحریک کی برکات کا اظہار ہوتا ہے۔ تازہ ترین چند تاثرات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم عبدالقدیر صاحب شاہین ہوم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت لکھتے ہیں:۔

"اسی طرح محکمانہ ایک کام ایسا تھا جس کی وجہ سے عرصہ دراز سے میں پریشان تھا اور آپکی خدمت میں دعاؤں کے لئے درخواست بھی کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا فضل کیا کہ میری محکمانہ پریشانی سب کی سب دور ہوگئی ہے۔ لیکن ابھی ترقی کے آرڈر نہیں ہوئے وہ انشاء اللہ جلد ہو جائیں گے فی الحال مجھے کم از کم ۲۵/- روپے ماہانہ فائدہ بھی ہوا ہے

یہ سب کچھ اس بابرکت تحریک کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آپ خدا تعالےٰ کے خلیفہ ہیں اور خدا تعالےٰ نے بھی آپ کو بتایا تھا وقف عارضی سکیم میں برکتیں ہی برکتیں ہیں، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا کوئی کام بگڑا ہوا ہو یا کوئی پریشانی ہو تو وقف عارضی میں شرکت کرنے سے تمام مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بافتی گنتی برکات دیگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی برکات کا اندازہ نہیں ہو سکتا ظاہر طور پر جو کچھ ہوا وہ آپ کی خدمت میں دعا کی غرض سے لکھدیا ہے"۔

۲۔ مکرم سردار حفاظت احمد صاحب اور فضل الرحمٰن سعید صاحب اسلام آباد سے پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس ایک ہفتہ نے ذاتی طور پر ہماری کایا ہی پلٹ کر رکھدی وقت ہوتے وقت دل میں بڑی حسرت تھی کہ کاش ہمیں چھٹی اور مل سکتی اور ہم کچھ دن اس طرح گذار سکتے ہم لوگ اب مستقل طور پر زندگی وقف کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں"

۳۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کوئٹہ سے حضور کی خدمت میں وقف عارضی کی رپورٹ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"غیر از جماعت بہنوں کو ملنے پر تبلیغ کی جاتی ہے اور ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ایک بہن جو کہ پڑھی لکھی تو نہیں سندھ کی رہنے والی ہیں خاکسارہ نے انہیں کہا کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور سچے دل سے دعا کریں اور درود شریف اور نوافل پڑھ کر سو جائیں تو جو خواب آپ کو آئے وہ مجھے بتائیں۔ چنانچہ تیسرے چوتھے دن وہ میرے پاس آئیں اور خواب بیان کرنے لگیں اور کہنے لگیں کہ میں نے خواب میں ایک بزرگ دیکھے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں سید ہوں اور میرا نام نادر شاہ ہے اور میں ربوہ میں رہتا ہوں۔ نیز ان کے دونوں ہاتھوں میں شہد ہے ایک میں زیادہ اور ایک میں کم۔ زیادہ شہد انہوں نے کسی اور کو دے دیا اور جو کم تھا وہ مجھے دیدیا خواب سنانے کے بعد وہ مجھے کہنے لگی (کیونکہ میں نے اسے کہا تھا کہ خواب کے بعد میں تمہیں حضرت صاحب کی تصویر دکھاؤں گی) کہ بھلا تصویر دکھاؤ چنانچہ میں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی لیکن وہ ہر بار یہی کہتی رہی کہ نہیں خواب میں میں نے جو بزرگ دیکھے تھے وہ یہ نہیں تھے۔ چنانچہ میں نے جب آپ حضور کی تصویر دکھائی بے ساختہ چلانے لگی کہ ہاں یہی ہیں یہی ہیں وہ بزرگ جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا آپ انہیں خط لکھدیں اعلان سے میری

(بقیہ نامہ بزرگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18

فہرست

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۷ر جنوری تا ۳۱ر مئی ۱۹۷۲ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔
دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد	کراچی	۳۰۰	روپے
۲	لطف المنان خان صاحب کوئنز روڈ	لاہور	۲۰۰	"
۳	فضل علی خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی بزدار		۲۰۰	"
۴	سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب K.M.C.	کراچی	۲۰۰	"
۵	کرامت اللہ صاحب گرڈ اسٹیشن واپڈا	سیالکوٹ	۱۰۰	"
۶	عبدالسمیع صاحب راجن پور	چنیوٹ	۱۰۰	"
۷	ناصر احمد صاحب معرفت چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ		۱۵۰	"
۸	احمد علی خان صاحب چاہ بھا گوالہ	ملتان	۱۰۰	"
۹	صلاح الدین صاحب " "	"	۲۰۰	"
۱۰	آفتاب احمد خان صاحب	اسلام آباد	۵۰۰	"
۱۱	اخوند حفیظ اللہ صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند ربوہ		۲۵۰	"
۱۲	بی بی زبیدہ النساء صاحبہ " " "		۱۰۰	"
۱۳	بیگم امین بشیر صاحب	اسلام آباد	۷۱	"
۱۴	بیگم لفٹننٹ کرنل راجہ منصور احمد صاحب معرفت میجر نظور الحسن صاحب	گجرات	۵۰	"
۱۵	سفیر احمد صاحب 236 فیڈرل بی ایریا	کراچی	۴۰	"
۱۶	آمنہ بیگم کرامت اللہ صاحب "		۲۰	"
۱۷	عزیز ظفر احمد صاحب "		۲۰	"
۱۸	عزیزہ فریدہ صاحبہ "		۱۰	"
۱۹	بشیر احمد صاحب ملک	کوئٹہ	۱۰	"
۲۰	عبدالسمیع صاحب قریشی میکلیگن روڈ	لاہور	۱۰	"
۲۱	فاطمہ بیگم صاحبہ۔ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم ساہیوال		۱۰	"
۲۲	ریحانہ باجرہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔		۳۰	"
۲۳	محمود احمد صاحب ظفر برائے بیگم قمر عطاء اللہ صاحب۔ لاہور		۳۰	"
۲۴	کیپٹن ملک رشید احمد صاحب فاتن ٹریننگ آفس۔ بوسی اے		۱۰	"
۲۵	میجر صفی الرحمٰن صاحب		۳۰ ۵۰	"
۲۶	آفتاب احمد خان صاحب		۵۰	"
۲۷	وسیم احمد صاحب کاہلوں	کراچی	۱۰	"
۲۸	بی ڈی سلیم صاحب کیڈٹ کالج	حسن ابدال	۱۰	"
۲۹	بیگم میجر چوہدری رحمت علی صاحب	کوئٹہ	۲۰	"
۳۰	مسز سید درثمین صاحب بی اے ۲۲۴ کالون	کراچی	۱۰	"
۳۱	والدہ صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب کلکتہ والے دارالرحمت شرقی ربوہ		۲۵	"
۳۲	مرزا حمید احمد صاحب		۱۱	"
۳۳	مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب نیازی	ربوہ	۵۰	"
۳۴	خواجہ اختر ظہیر بٹ صاحب ۲۲۴	لاہور	۱۰	"
۳۵	حفیظ اللہ صاحب اسسٹنٹ انجینئر ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور		۱۰۰	"
۳۶	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰	"
۳۷	چیمہ نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	کراچی	۵۰	"
۳۸	مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ	کراچی	۵۰	"

(باقی)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جس طرح کوئی زمیندار اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے حاصل شدہ غلہ کی قربانی نہ کرے۔ زمیندار ہل چلاتا۔ زمین کو نرم اور ہموار کرتا اور پھر بطور بیج اپنا وہ غلہ زمین میں ڈالتا ہے جو کہ وہ اپنے گھر میں لا چکا ہوتا ہے۔ اس امید پر کہ اس کے ہاں موہوم غلہ پیدا ہوگا۔ جو چیز وہ زمین میں ڈالتا ہے وہ یقینی اور قطعی ہوتی ہے اور جو چیز پیدا ہونے والی ہوتی ہے وہ وہمی ہوتی ہے۔ مگر کامیاب وہی زمیندار ہوتا ہے جو ایک وہمی چیز کے لئے اپنی حاضر چیز کو قربان کر دیتا ہے"

مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بے شمار فضلوں اور برکتوں کا وارث بننے کے لئے اپنی مالی قربانیوں کو زیادہ سے زیادہ پیش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۵-۶-۷ر اخاء/اکتوبر ۱۳۵۱ ہش/۱۹۷۲ء بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

قائدین کرام سے التماس ہے کہ:-

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔
۲- خدام کو اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳- خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں
۴- مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوائی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ ملک عبدالغنی صاحب صحابی سکنہ کنجاہ ضلع گجرات جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب کے ساتھ بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مورخہ ۲۷ر اپریل کو بوقت ۱۰½ بجے رات قلیل عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(ملک عبدالرشید اچھرہ لاہور)

۲- برخوردار محمد اکرم عمر ۲۰ سال معمولی سی علالت کے بعد مورخہ ۲۶ر جون ۷۲ء پونے بارہ بجے دوپہر انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے اور اس شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی دعا فرمائیں۔

(عبدالاحد فروٹ مارکیٹ۔ کوئٹہ)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

"چندہ سالانہ اجتماع ہر ماہ مرکز کو ارسال کریں۔ کوشش کریں کہ یہ چندہ ایک دو ماہ کے اندر اندر وصول ہو جائے۔" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں کی تربیت میں ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کر کے دینی ذوق و شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"نماز ایک قسم ہے اور اس کی اصل غرض یہ ہے کہ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر الٰہی کا انس پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کا انس آج کل مغربی اثر کے ماتحت بہت کچھ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوانوں میں اس قسم کے وعظ کثرت سے کرائیں جن میں ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کی گئی ہو۔ اور انہیں بتایا جائے کہ جب تک وہ مسجد میں بیٹھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کا وہ مشاہدہ نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار، سچے رؤیا، کشوف اور الہامات وغیرہ انہیں نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک وہ ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں کریں گے خالی خولی نماز پڑھ کر چلے جانا اور باقی وقت گپوں میں ضائع کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار قلب پر نازل نہیں ہوتے الا ماشاء اللہ کسی پر احسان کر کے خدا تعالیٰ کوئی نور نازل کر دے تو اور بات ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ خصوصیت سے مختلف مساجد اور مختلف حلقوں میں اس قسم کے وعظ کرائیں تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں عبادت اور ذکر الٰہی کا شوق پیدا ہو۔ اب تک خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس قسم کی بہت کم کوشش کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اوّل تو نوجوان مسجد میں کم آتے ہیں اور جو آتے ہیں وہ اس تاڑ میں رہتے ہیں کہ امام کب آتا ہے تاکہ وہ اسی وقت مسجد میں آئیں جب امام آئے۔ اس سے پہلے انہیں مسجد میں آ کر بیٹھنا نہ پڑے۔ گویا مسجد ان کے نزدیک ایسی ہی چیز ہوتی ہے جیسے انگاروں پر چلنا۔ جس طرح انگاروں پر چلنے والا جلدی جلدی کا چاہتا ہے کہ کہیں میرے پیر نہ جل جائیں اسی طرح وہ بھی چاہتے ہیں کہ مسجد میں تھوڑے سے تھوڑا عرصہ ٹھہریں اور جلد سے جلد چلے جائیں اس لئے کہ وہ مجبوری سے بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں وہ دوسری باتیں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ مسجدیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ان میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جائیں مسجد میں یا تو دینی باتیں ہوتی ہیں اور ہر انسان کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے جب تک نوجوانوں میں یہ روح پیدا نہیں ہوتی میں نہیں سمجھ سکتا ان میں خشیۃ اللہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اور جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک سچا احمدی ہے ہاں اگر خدا کی محبت پیدا ہو جائے تو رفتہ رفتہ باقی تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں خدا کی محبت نہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ریت میں کیلا گاڑا ہوا ہو۔ بظاہر وہ گڑا ہوا نظر آتا ہے لیکن اگر ذرا بھی اسے ٹھوکر لگائی جائے تو وہ فوراً اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن جس دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے کسی مضبوط چٹان میں کوئی کیلا گاڑ دیا جائے۔ ایسے کیلے کو اگر ہتھوڑے بھی مارو تو وہ ہلنے کا نام نہیں لے گا۔ پس اصل چیز ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے خدام الاحمدیہ نے نماز باجماعت میں نوجوانوں کی سستی دور کرنے کی کوشش کی اور قادیان میں اپنی اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہو گئے۔ اب اس سبق کو وہ نوجوانوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں کہ وہ مساجد کے ساتھ تعلق رکھیں ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اس کے بعد انہیں خود بخود نظر آ جائے گا کہ وہ نوجوانوں کے اخلاق کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے" (مشعل راہ صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لڑکیوں کے لئے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۵ جولائی سے شروع ہو رہی ہے اس لئے جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ وہ ۱۴ کی شام تک پہنچ جائیں۔ اس سال ہم نے داخلہ کے فارم نہیں چھپوائے ہیں۔ اس لئے سادے کاغذ پر اپنی درخواست لکھ کر دفتر لجنہ میں ارسال کر دیں۔ جس پر نام ولدیت تعلیم پہلے کتنے سال کلاس میں پڑھا ہے۔ درج ہو نیز یہ بھی کہ رہائش لجنہ کے زیر انتظام ہو گی یا ذاتی طور پر آنے والی بچی اپنے ساتھ ایک پلیٹ ایک چمچ پیالی اور گلاس لے کر آئے نیز مندرجہ ذیل کتب بھی ساتھ لائیں۔

۱۔ قرآن مجید ۲۔ دعوت الامیر

۳۔ چالیس جواہر پارے ۴۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

تمام جماعت کی صدر لجنات کو چاہیئے کہ تحریک کر کے طالبات کی فہرست مع کوائف بھجوائیں نیز یہ بھی کہ وہ کب پہنچیں گی۔ کم از کم مڈل پاس طالبات اس کلاس میں آ سکتی ہیں۔ بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں۔

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بل ماہ جون ۱۹۷۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ جولائی تک ضرور کر دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

قابل فروخت گارڈرز

جامعہ احمدیہ میں کچھ پرانے گارڈرز اندازاً ۱۰۰ من کے قریب پرانا سریا قابل فروخت ہیں۔ گارڈرز کا سائز درج ذیل ہے۔

لمبائی ۲۰ فٹ چوڑائی ۴ انچ اور اونچائی ۱۰ انچ ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

مورخہ ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۱۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

درخواست دعا

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب باجوہ لمبا عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(اکرام اللہ باجوہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰